اَدیان وفرق

حافظ حسن مدنی

'اسلام میں غیر مسلموں سے حسن سلوک'

گورنر ہاؤس میں شہزادہ چارلس کی زیر صدارت 'بین المذاہبی مکالمہ'

گذشتہ دنوں برطانیہ کے ولی عہد پرنس چارلس اپنی اہلیہ کے ساتھ پاکستان کے پہلے دورہ پر آئے۔ شہزادے کی والدہ ملکہ الزبتھ نہ صرف برطانوی ریاست کی سربراہ ہیں بلکہ وہ چرچ آف انگلینڈ اور چرچ آف سکاٹ لینڈ کی صدر ہونے کے ناطے مقتدر روحانی پیشوا بھی ہیں۔ ولی عہد ہونے کے اعتبار سے پرنس چارلس کے بھی یہی دونوں بنیادی دائرہ کار ہیں۔ چارلس بین المذاہبی مکالمات Interfaith Dialogue اور دیگر مذاہب بالخصوص اسلام میں دلچسپی کی بنا پر خاصے مشہور ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ پاکستان میں قیام کے دوران ان کے خطابات کا مرکزی موضوع بھی زیادہ تر یہی رہا۔ ملکہ کا خطاب Defender of the faith (ایمانیاتِ عیسائیت کی محافظ) ہے جس میں معمولی ترمیم یعنی Defender of Faiths (تمام ایمانیات کا محافظ) کے بعد شہزادے نے اسے اپنے لئے اختیار کرلیا ہے۔

۲ رستمبر کو لاہور کے دورے کے دوران گورنر ہاؤس میں مختلف مذاہب کے نمائندگان کے ساتھ شہزادے کی ایک نشست رکھی گئی تھی جس کا موضوع بھی یہی تھا۔ مذاہب کے مابین مکالمے پر مبنی یہ مجلس ایک راؤنڈ ٹیبل پر چند منتخب افراد کے مابین منعقد ہوئی جس میں سامعین یا پریس کا کوئی نمائندہ موجود نہ تھا۔ مدیر 'محدث' کو بھی برطانوی ہائی کمیشن اور وزارتِ اوقاف پنجاب کی طرف سے اس نشست میں شرکت اور خطاب کی دعوت دی گئی۔ کل شرکاء مکالمہ ۱۰ تھے جن میں شہزادہ چارلس، گورنر پنجاب، محمد اکرم چودھری (ڈین کلیہ علوم شرقیہ، پنجاب یونیورسٹی)، علماء کرام میں سے مفتی منیب الرحمٰن (چیرمین مرکزی رؤیتِ ہلال کمیٹی)، ڈاکٹر غلام سرور قادری (سابق صوبائی وزیر مذہبی اُمور) اور حافظ حسن مدنی (مدیر 'محدث')، عیسائیوں کے دو نمائندے الیگزینڈر جان ملک (بشپ لاہور) اور آرچ بشپ سلڈ ھانا، سکھ مت کے نمائندے سردار بشن سنگھ اور خاتون دانشور شہر بانو والا جاہی شامل تھے جبکہ سیکرٹری محکمہ اوقاف سید رئیس عباس زیدی نے کوآرڈینٹر کے فرائض انجام دیے۔

زیر نظر مجلس چونکہ ایک خاص مذہبی موضوع پر منعقد کی گئی تھی جس کے لئے پہلے سے متعین عنوانات دیے گئے تھے، اس لئے مدیر محدث نے اپنے موضوع 'غیر مسلموں سے حسن سلوک کے سلسلے میں اسلام کی تعلیمات' (Moral & ethical values of Islam with reference to non-muslims) پر اپنے خطاب کے آخر میں بعض اشاروں میں اپنا پیغام دینے پر ہی اکتفا کیا۔

زیر نظر صفحات میں اس انگریزی خطاب کا اُردو ترجمہ ہدیۂ قارئین ہے ......

www.KitaboSunnat.com

قابل احترام شہزادہ چارلس، عزت مآب گورنر پنجاب اور معزز شرکاے مجلس!

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

میرے لئے یہ امر باعث ِاعزاز ہے کہ میں آپ کے سامنے 'اسلام میں غیر مسلموں کے ساتھ تعلقات' کے موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کروں۔ اسلام آخری الہامی مذہب اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ آخری وحی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ دنیا بھر میں اسلام سے زیادہ روادار اور محبت واپنائیت کا پیغامبر کوئی مذہب نہیں ہے!!

شہزادۂ محترم! یوں تو آپ سے بالمشافہ ملاقات کا یہ پہلا موقع ہے لیکن آپ کے خیالات اور نظریات میرے لئے اجنبی نہیں۔ آپ کے بیانات کے ذریعے ہم آپ کے رجحانات اور ان خدمات سے بخوبی واقف ہیں جو آپ مذاہب کے مابین مکالمے کے فروغ کے لئے انجام دیتے رہے ہیں۔ مذہب سے گہری وابستگی اور الہامی مذاہب کو ایک دوسرے کے قریب لانے کے لئے آپ کی کوششوں کی ہم قدر کرتے ہیں۔

حال ہی میں آپ کا وہ بیان میری نظر سے گزرا جس میں آپ نے کہا ہے کہ ''اسلام کے بارے میں مغرب کا رویہ غلط فہمی پر مبنی ہے۔'' میں آپ کے اس بیان سے سو فیصد متفق ہوں۔ اسلام انسانیت کی عظمت کا علمبردار اور جملہ بنی نوعِ انسان کی عزت وتکریم کا داعی ہے۔ قرآن کریم کی ایک آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْ آدَمَ﴾ (سورۃ الاسرا:۷۰)

''ہم نے اولادِ آدم کو (کسی مذہبی امتیاز کے بغیر) عزت وتکریم دی ہے۔''

قرآنِ کریم کی پہلی سورت کی اوّلین آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے آپ کو 'ربّ العٰلمین' کہا ہے اور سورۃ الانبیا کی آیت نمبر ۱۰۷ میں پیغمبر اسلام کو 'رحمۃ للعالمین' کا لقب دیا ہے۔ ایک اور قرآنی آیت کی رو سے ''اللہ کی رحمت روے کائنات میں ہر چیز کو شامل☆ ہے۔'' ان قرآنی شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ کی ربوبیت ورحمت صرف مسلمانوں کے ساتھ ہی خاص نہیں، ایسے ہی پیغمبر اسلام کی رحمت وبعثت بھی جمیع انسانیت کے لئے ہے!

☆ ﴿وَرَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيءٍ﴾ (الاعراف:۱۵۶)

www.KitaboSunnat.com

نبی کریم ﷺ کی حیاتِ طیبہ غیر مسلموں سے محبت، احترام اور رواداری سے بھری پڑی ہے۔ ایک بار آپ کے سامنے ایک یہودی کا جنازہ گزرا تو آپ اس کے احترام میں کھڑے ہوگئے۔ صحابہؓ نے آپ سے پوچھا کہ غیر مسلم کے لئے ایسا احترام کیوں؟ تو آپ نے فرمایا: ''کیوں، کیا وہ انسان نہیں ہیں؟''① کسی اسلامی معاشرے میں غیر مسلموں سے ظلم اور ناانصافی کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ پیغمبر اسلام ﷺ نے خود اپنے آپ کو غیر مسلموں کے حقوق کے محافظ قرار دے کر ان کے معاشرتی تحفظ کی ضمانت دی ہے۔ آپ ؐ کا فرمان ہے:

> ''جس کسی نے کسی معاہد پر ظلم کیا، یا اس پر ضرورت سے زیادہ بوجھ ڈالا تو قیامت کے روز میں اس غیر مسلم کے حقوق کے لئے اس سے لڑوں گا۔''②

جناب صدرِ مجلس!

اسلام اپنی اساس اور بنیاد کے اعتبار سے ہی امن وآشتی اور محبت وشفقت کا علمبردار مذہب ہے۔ مذہبی رواداری کی اس سے بڑی اور کیا بنیاد ہوسکتی ہے جو قرآنِ کریم میں ہے کہ ''مذہب قبول کرنے کے معاملے میں کوئی جبر گوارا نہیں۔''③ غیر مسلموں کے بارے میں اسلام کی شاندار تعلیمات ایسی ہیں جن کی مثال دنیا کا کوئی دوسرا مذہب پیش نہیں کرسکتا۔ مسلمانوں نے ان احکامات کی پاسداری میں غیر مسلموں سے حسن سلوک کی درخشندہ روایات قائم کیں۔ جملہ مؤرخین کا اس امر پر اتفاق ہے کہ پوری اسلامی تاریخ میں ایک بھی ایسی مثال نہیں ملتی جس میں غیر مسلموں کو مسلم خلفا کی طرف سے مذہبی جبر کا سامنا کرنا پڑا ہو۔

اسلام نے اپنے ماننے والوں کو اس امر کا پابند کیا کہ وہ دوسروں کے مقدس مقامات اور مذہبی شخصیات کا احترام کریں۔④ اسلام نے اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ غیر مسلموں کی عبادت

---

① صحیح بخاری: حدیث نمبر ۱۲۲۹

② «ألا من ظلم معاهدا أو انتقصه، أو كلَّفه فوق طاقته أو أخذ منه شيئًا بغير طيب نفس فأنا حجيجه يوم القيمة» (سنن ابوداؤد: ۲۶۵۴)

③ قرآنِ کریم کی آیت کی طرف اشارہ ہے: ﴿لاَ إِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ﴾ (البقرۃ: ۲۵۶)

④ آیت کریمہ ہے ﴿وَلاَ تَسُبُّوْا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللهِ فَيَسُبُّوْا اللهَ ...... ﴾ (الانعام: ۱۰۸)

⑤ دیکھیں حضرت عمرؓ فاروق کا اہل بیت المقدس کو صلح نامہ (تاریخ طبری: ۱۵۹/۳)

www.KitaboSunnat.com

گاہوں اور مذہبی شعارات کو بھی پورا تحفظ فراہم کیا۔[۵] یہ واقعہ عظیم اسلامی تاریخ کا حصہ ہے کہ خلیفہ ولید بن عبدالملک کے دور میں کسی مسلمان نے عیسائیوں کا ایک گرجا اپنے قبضے میں کرلیا، جب حضرت عمرؒ بن عبدالعزیز کو اس کی اطلاع ملی تو اُنہوں نے یہ گرجا عیسائیوں کو واپس کرنے کا حکم دیا۔[۶] مغربی مؤرخین کا بھی اس امر پر اتفاق ہے کہ خلافت کے زیر اثر مسلم علاقوں میں مسلم حکمرانوں نے عیسائیوں کو بھرپور مذہبی تحفظ فراہم کیا۔[۷] تاریخ ہمیں یہ بتاتی ہے کہ یہودیوں کو جب دیگر اقوام کے مظالم کے نتیجے میں یورپ سے نکلنا پڑا تو اُنہوں نے مسلم علاقوں میں آکر پناہ لی۔ اَندلس میں یہودیوں اور عیسائیوں کو ہر قسم کے حقوق حاصل رہے۔

اسلام مذہبی بنیاد پر کسی خصوصی امتیاز کا قائل نہیں ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ۱۰ ہجری میں خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر مساواتِ انسانی کی عظیم بنیاد قائم فرمائی۔ آپؐ نے کہا کہ کسی عربی کو عجمی پر، یا سفید کو سرخ وسیاہ رنگت والے پر کوئی برتری حاصل نہیں ہے۔[۸] اسلام نے نسل، رنگ زبان اور علاقوں کی بنیاد پر تمام امتیازات کا جڑ سے خاتمہ کردیا۔ قرآن نے اس سلسلے میں ایک واضح اُصول قائم کردیا کہ تم میں سے معزز آدمی وہ ہے جو سب سے زیادہ اللہ کا تقویٰ اختیار کرنے والا ہے۔[۹] یہ اسلامی تعلیمات کوئی نئی نہیں بلکہ اسلام کا ہر طالبعلم انہیں بخوبی جانتا ہے!

شہزادہ چارلس اور معزز اہل علم ودانش!

مجھے تقابلِ ادیان کے مستند سکالر ہونے کا کوئی اِدعا نہیں، اس کے باوجود میں پورے اعتماد سے یہ کہہ سکتا ہوں کہ اسلام اور عیسائیت میں کئی باتیں مشترک ہیں۔ یہ امر حیران کن نہیں کیونکہ آخرکار دونوں مذاہب کی اساس وحی الٰہی رہی ہے اور دونوں مختلف زمانوں میں اللہ عزوجل کے ہی نازل کردہ مذاہب ہیں۔ مسلمانوں میں ایمانیات کے چھ بنیادی اجزا ہیں۔ جب حضرت جبریلؑ نے نبی کریم ﷺ سے ایمان کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا تھا:

---

۶ کتاب غیر المسلمین في المجتمع الاسلامي: ص۳۲

۷ کتاب حضارۃ العرب: ص ۱۲۸

۸ خطبہ حجۃ الوداع بحوالہ مسند امام احمد بن حنبل: ۴۱۱/۵

۹ ﴿إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللهِ أَتْقٰكُمْ﴾ (الحجرات:۱۳)

www.KitaboSunnat.com

«أن تؤمن بالله وملائكته وكتبه ورسله واليوم الآخر وتؤمن بالقدر خيره وشره»[10] اس سے پتہ چلتا ہے کہ ایمان کے بنیادی ارکان میں اللہ پر ایمان، فرشتوں پر ایمان، اللہ کی کتب پر ایمان، سابقہ رسولوں پر ایمان، یومِ آخرت پر ایمان اور اچھی و بری تقدیر پر ایمان شامل ہیں۔ یہاں چند باتیں غور طلب ہیں:

① اسلام کے یہ تمام 'ارکانِ ایمان' یہودیت وعیسائیت میں بھی موجود ہیں جن میں بعض تصورات تو انتہائی قریب ہیں مثلاً فرشتوں، قدر وقضا اور یومِ آخرت پر ایمان اور بعض میں جزوی اشتراک پایا جاتا ہے مثلاً اللہ، رسولوں اور کتابوں پر ایمان۔ اس سے ان مذاہب کی مشترکہ ایمانی اساسات کا پتہ چلتا ہے۔

② اسلام کی رواداری کا یہ عالم ہے کہ جب تک حضرت عیسیٰ ، موسیٰ علیہم السلام اور تمام پیغمبروں کے علاوہ ان کی کتابوں انجیل، توراۃ اور زبور وغیرہ کے منزل من اللہ ہونے پر ایمان نہ لایا جائے، مسلمانوں کا ایمان ہی مکمل نہیں ہوتا۔ غور طلب امر یہ ہے کہ کیا عیسائیت اور یہودیت کے پیروکار بھی پیغمبر اسلام ﷺ اور صحیفہ ہدایت (قرآنِ کریم) پر اسی طرح ایمان رکھتے ہیں اور وہ ان کو یہ احترام دینے پر آمادہ ہیں؟

③ ہمارا نکتہ اختلاف یہ ہے کہ اسلام یہودیت وعیسائیت کو الہامی مذاہب تو مانتا ہے لیکن وہ شریعتِ محمدیؐ کو ہی اسلام کی آخری اور حتمی شکل قرار دیتا ہے۔ جس کے علمبردار نبی ﷺ کے آنے کی پیشین گوئی ان دونوں مذاہب کی مقدس کتب میں بھی موجود ہے۔

فی زمانہ بین المذاہبی مکالمہ کے فروغ اور مذہبی رواداری پر بہت زور دیا جاتا ہے اور ہمارے محترم مہمان بھی اسی نظریے کے اہم علمبردار ہیں۔ میں یہاں یہ سوال پوچھنے کی جسارت کروں گا کہ رواداری کا یہ سبق اسلام کو ہی دیا جانا چاہئے یا دیگر مذاہب کے علمبرداروں کو بھی آمادہ کرنا چاہئیے وہ اسلام کی مقدس شخصیات اور معزز شعارات کو نشانہ بنانے سے احتراز کریں۔ میں دیگر مذاہب کے بارے میں اسلام کی تعلیمات اور غیر مسلموں سے حسن تعلقات کا تذکرہ ابھی کرچکا ہوں، ماضی اور حال میں کبھی بھی مسلمانوں نے کسی قوم کی مذہبی

[10] حدیثِ جبریلؑ...... صحیح مسلم: ، رقم ۹

www.KitaboSunnat.com

شخصیات، دینی شعارات اور عبادت گاہوں کو نشانہ نہیں بنایا، لیکن مقامِ افسوس ہے کہ گذشتہ چند برسوں میں ہی پیغمبر اسلام ﷺ کی اہانت کو ایک مسلسل اور مذموم روایت بنالیا گیا ہے، کبھی مسلمانوں کی مقدس کتاب قرآنِ مجید کی مثل خود ساختہ قرآن (مثلاً فرقان الحق وغیرہ) تیار کر کے بڑے پیمانے پر پھیلائے جاتے ہیں اور کبھی معاذ اللہ قرآنِ عظیم کو ہی باتھ روم اور ٹوائلٹ میں بہانے کی جسارت کی جاتیہے۔ کبھی اسلامی شعار 'حجاب' کے خلاف دنیا کے مختلف ملکوں میں تحریکیں اُٹھتی ہیں تو کبھی داڑھی کو مذاق کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ اسلام کی تمام تعلیمات کو طنز واستہزا کی بھینٹ چڑھانا اور اسلام کے خلاف ہرزہ سرائی کرنا عالمی میڈیا کا معمول بن چکا ہے۔ میرے خیال میں رواداری اور باہمی احترام کا یہ سبق دیگر مذاہب کو بھی دیا جانا چاہئے !!

جنابِ صدر!

دنیا آج بے چینی اور بدامنی کا شکار ہے۔ ان حالات میں مذاہب کو امن وسکون کے قیام کے سلسلے میں اپنا کردار ادا کرنے کے لئے میدانِ عمل میں اُترنا چاہئے۔ سیکولر دانشوروں کا یہ دعویٰ ہے کہ دنیا میں بے اطمینانی مذاہب کی پیدا کردہ ہے لیکن یہ محض الزام تراشی ہے۔ دراصل انسان کو اللہ سے کاٹ کر مادّیت اور حرص وہوا کا بندہ بنا دینے سے دنیا میں بے اطمینانی اور بے سکونی پیدا ہوئی ہے۔ تمام مذاہب محبت اور رواداری، انسانیت، اللہ کی بندگی، قربانی اور اخلاقِ کریمانہ کی دعوت دیتے ہیں۔ اسلام جو اللہ کا آخری دین ہے، اس کا بنیادی پیغام ہی ربّ ذوالجلال کی بندگی اور اس کے سامنے سرِتسلیم خم کرلینا ہے۔ 'اسلام' کا لفظی مطلب ہی 'امن وآشتی' ہے، اس کے باوجود اسلام کو دہشت گردی کے الزام سے متہم کیا جاتا ہے۔

انسان کا اپنے خالق کو بھلا دینا دنیا میں بے اطمینانی، بے چینی اور باہمی اختلاف کا بنیادی سبب ہے۔ دوسرے الفاظ میں انسان کے اجتماعی معاملات اور ریاستی اُمور کو اللہ کی رہنمائی سے نکال کر اپنے جیسے چند انسانوں کے ہاتھ میں دے دینا مسائل کی جڑ ہے۔ اہل کتاب اور اسلام کے علمبرداروں کے لئے یہ بہترین وقت ہے کہ وہ مل جل کر مشترکہ اہداف کے لئے کام کریں اور لوگوں کو اپنے جیسے انسانوں کی بندگی سے نکال کر اللہ کی بندگی میں لانے☆ کی مشترکہ

☆ اہل نجران کو نبی ﷺ نے اپنے مراسلہ میں یہ دعوت دی: «فإني أدعوكم إلى عبادة الله من عبادة العباد إلى عبادة الله وأدعوكم إلى ولاية العباد من ولاية العباد» (دلائل النبوۃ از بیہقی: ۲۱۲۶)

www.KitaboSunnat.com

جدوجہد کریں، یہی وہ واحد طریقہ ہے جس سے دنیا میں امن کا خواب شرمندۂ تعبیر ہوسکتا ہے۔

عزت مآب شہزادہ چارلس!

'چرچ آف انگلینڈ' کے ولی عہد ہونے کے ناطے میں آپ کے سامنے یہ تجویز پیش کرتا ہوں کہ مشترکہ اہداف کے لئے مل جل کر کام کرنا اور لوگوں کو اللہ کی عبادت کی طرف بلانا☆ بین المذہبی مکالمہ کا مرکزی نکتہ ہونا چاہئے، تب ہی تخلیق کائنات کا حقیقی مقصد⦿ پایۂ تکمیل کو پہنچ سکتا ہے۔

میں شکرگزار ہوں کہ ہمارے درمیان بیٹھ کر آپ نے ہمیں تبادلہ خیال کا موقعہ دیا اور میری ان معروضات کو خندہ پیشانی سے سنا۔ شکریہ!

☆ اہل کتاب کو نبی اکرم ﷺ کی زبانی قرآنِ کریم نے یہ دعوت دی ہے: ﴿ قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلاَّ نَعْبُدَ إِلاَّ اللهَ ...... ﴾ (آلِ عمران:٦٤)

⦿ قرآن کی رو سے تخلیق جن وانس کا مقصد یہ ہے: ﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالإِنْسَ إِلاَّ لِيَعْبُدُوْنِ﴾

www.KitaboSunnat.com